تعارف وتبصرہ

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف : ابن قتیبہ دینوری ، مترجمہ: طلحہ بن ابوسلمہ ندوی، صفحات ۳۲۰
قیمت : ۲۰ روپے ، ناشر: ادارۂ ترجمہ وتالیف ۲۸ پھول بگان روڈ کلکتہ ۱۴

ابو محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری (۲۱۳ - ۲۷۶ھ) تیسری صدی ہجری کے مشہور عالم، ادیب، نقاد اور مصنف گزرے ہیں۔ ان کی کتاب المعارف ایک مختصر انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں انھوں نے اپنے دور کے ایک مہذب اور تعلیم یافتہ شخص کے لئے تمام ضروری معلومات جمع کردی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب (پیش لفظ کے مطابق) ابن قتیبہ کی اسی کتاب المعارف کے اس حصہ کا اردو ترجمہ ہے جو سیرت النبیؐ سے متعلق ہے۔ ترجمہ مترجم کے والد مولانا ابوسلمہ شفیع احمد سابق استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ کی نگرانی میں انجام پایا ہے۔ شروع میں پروفیسر مسعود حسن صدر شعبہ عربی مولانا آزاد کالج کلکتہ کا پیش لفظ ہے جن کے نزدیک یہ کتاب "اردو زبان میں سیرت کے موضوع پر ایک گراں قدر اضافہ ہے" (ص ۸) پیش لفظ کے بعد مولانا ابوسلمہ کے قلم سے "عرض حال" ہے جس میں موصوف نے "سیرت پاک کی اشاعت خصوصاً عربی سے اردو تراجم (ص۱۱) کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اس مقصد کے لئے ایک ادارہ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ زیر نظر کتاب اسی ادارہ سے شائع ہوئی ہے اور ہمارے سامنے اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔

ادارہ کا مقصد بلاشبہ نہایت بلند، مبارک اور خوش آئند ہے، لیکن اسی قدر نازک، محنت طلب اور احتیاط واہتمام کا متقاضی بھی ہے، خاص طور پر جب ترجمہ کے لئے ایسی کتابوں کا انتخاب کیا جائے جن کا شمار قدیم مآخذ میں ہوتا ہو، ورنہ یہ کوشش مفید ہونے کے بجائے مضر اور رہنما ہونے کے بجائے گمراہ کن ثابت ہوسکتی ہے۔

ترجمہ کی اولین شرط یہ ہے کہ وہ مستند ہو اور اصل کتاب کی جگہ پر بغیر کسی تردد اور تامل کے اس کا حوالہ دیا جا سکے۔ اس سے آگے کا کام یہ ہوتا ہے کہ مترجم دوسرے قدیم مآخذ کی روشنی میں اصل کتاب کے مواد کا جائزہ لے اور حواشی میں مصنف کی غلطیوں کی تصحیح کرے، معلومات میں نقص ہو تو اسے دور کرے، کوئی بات مبہم رہ گئی ہو تو اس کی وضاحت کرے۔ خاص طور پر اگر اصل کتاب کوئی محققانہ اور مستند کتاب نہ ہو جیسا کہ ابن قتیبہ کی کتاب المعارف کا حال ہے تو یہ کام مترجم کے لئے بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ اس طرح کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے اور قاری اس کے بارے میں پوری روشنی میں رہتا ہے۔

اس پہلو سے جب ہم زیر تبصرہ کتاب پر نظر ڈالتے ہیں تو سخت مایوسی اور دکھ ہوتا ہے۔ ترجمہ تو درکنار حیرت یہ ہے کہ اس کتاب میں تصنیف و تالیف کے مبادی کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ فہرست تک نہیں ہے جس سے کتاب کے مشمولات کا اندازہ ہو۔ سرورق سے دھوکا ہوتا ہے کہ یہ تین سو بیس (۳۲۰) صفحوں کی ضخیم کتاب مکمل ابن قتیبہ کا ترجمہ ہو گی، پیش لفظ اور عرض حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کے ساتھ حواشی بھی ہیں لیکن ابن قتیبہ سے پہلے اسی (۸۰) صفحات میں سیرت پر ایک طویل مقالہ بھی شامل ہے جس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے کہ یہ کس کے قلم سے ہے اس کے بعد ۵۳ صفحات میں ابن قتیبہ کی کتاب سے ترجمہ ہے باقی کتاب یعنی ایک سو ستر (۱۷۰) صفحات حواشی پر مشتمل ہیں۔ مترجم کی جانب سے کوئی مقدمہ نہیں جس سے معلوم ہو کہ المعارف کے کس ایڈیشن سے ترجمہ کیا گیا اور ترجمہ و حواشی میں کن باتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ آخر میں مراجع و مصادر کے عنوان سے پندرہ کتابوں کا ذکر ہے مگر کسی کتاب کے ایڈیشن اور سن طباعت کا حوالہ تک نہیں، کتاب کے اندر بھی بس مآخذ کا نام لینے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اردو زبان میں علمی ترجموں کا جو سرمایہ ہے اس میں مستند ترجموں کی تعداد بہت کم ہے اور وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ زیر نظر ترجمہ غیر مستند تراجم کے سلسلے کی افسوسناک کڑی ہے۔ ترجمہ کی غلطی اور متن میں تصرف بے جا کی متعدد مثالوں سے شائد ہی کوئی صفحہ خالی ہو حسن طباعت کے باوجود کتابت کی اغلاط کی کثرت مزید براں۔ سیرت نبویؐ کے ساتھ بے احتیاطی اور غیر ذمہ داری کا یہ حال کہ کتاب کے دو ایڈیشن نکل چکے اور تیسرے میں بھی ان غلطیوں کی جانب

کوئی توجہ نہیں کی گئی۔

رسالہ کی تنگ دامانی کی وجہ سے ذیل میں ترجمہ کی غلطیوں اور متن میں ترمیم و تصرف کی چند نمایاں مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

متن میں تصرف: ۱۔ آپ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بارے میں ترجمہ میں ہے "یہ بھی اسلام لائیں" (ص ۱۰۸) المعارف میں ایسی کوئی عبارت نہیں ہے۔ آگے اسی فصل میں مصنف نے خود لکھا ہے کہ "آپ کی پھوپھیوں میں حضرت صفیہ کے سوا کسی اور نے اسلام قبول نہیں کیا، اور حضرت اروی کے متعلق اختلاف ہے"۔ پھر اس "بھی" کا کیا مطلب ہے۔ عاتکہ سے پہلے کسی اور پھوپھی کا ذکر کہاں گزرا ہے؟

۲۔ ابن قتیبہ نے سیرت کے حصہ میں سندوں اور حوالوں کا اہتمام کیا ہے۔ مترجم نے یا تو مکمل حوالہ حذف کر دیا ہے یا سند کی صرف آخری کڑی درج کی ہے مثلاً (ص ۱۲۲) پر حضرت ماریہ کے واقعہ کی پوری سند اڑا دی۔

۳۔ اشخاص کا سلسلۂ نسب مترجم نے ہر جگہ حذف کر دیا۔ مثلاً حضرت آمنہ کے ذکر میں ابن قتیبہ نے کنانہ تک ان کا پورا سلسلۂ نسب لکھا تھا۔ مترجم نے صرف "آمنہ بنت وہب بن عبد مناف" درج کیا ہے۔ (ص ۱۰۸) نیز دیکھئے ص ۹۷ پر نتیلہ، ہالہ اور کریزہ کا سلسلۂ نسب۔

۴۔ ابن قتیبہ نے علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد اور ان کی ماؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: "وعبد الله وعبيد الله أمهما أم أبيها ابنة عبد الله بن جعفر وأمها ليلى بنت مسعود بن خالد النهشلي، وأمينة وأم عيسى ولبابة لأمهات أولاد شتى"

خط کشیدہ عبارت میں "ام ابیہا" کو غالباً مترجم سمجھ نہ سکے جو عبداللہ و عبیداللہ کی والدہ کا نام ہے تو پوری عبارت حذف کر دی اور ترجمہ میں عبداللہ و عبیداللہ اور امینہ وغیرہ سب کو لونڈیوں کی اولاد بنا دیا (ص ۱۰۲)

۵۔ فضل بن عباس بن عتبہ کے بارے میں المعارف کے عام نسخوں میں ایک عبارت ہے "وكان الفضل مغنيا، وله قصة في مداينة الناس فذكرناها

فی کتاب عیون الاخبار"

مترجم نے خط کشیدہ عبارت حذف کردی اور صرف پہلے جملے کا ترجمہ کیا کہ فضل مغنی تھے (ص ۱۰۴) اصل کتاب میں یہ لفظ غلط چھپا ہے، "مُغَنّیا" کے بجائے "مُعَیّنًا" ہونا چاہئے۔ اگر مترجم عبارت حذف کرنے کے بجائے عیون الاخبار دیکھ لیتے تو واقعہ بھی مل جاتا اور لفظ کی تصحیح بھی ہو جاتی (عیون الاخبار، دار الکتب ۱: ۲۵۶-۲۵۷)

ترجمہ کی غلطیاں: ۱۔ المعارف کے ایک عنوان "احوال عمومتہ وابیہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا ترجمہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور آپ کی پھوپھیوں کے احوال" (ص ۹۷) کیا ہے جب کہ پوری بحث میں ایک پھوپھی کا بھی ذکر نہیں ہے۔ آگے (ص ۱۰۸) پر مستقل عنوان "آپ کی پھوپھیوں کا ذکر" آرہا ہے۔ مترجم نے "عمومتہ" کو غالباً "عمتہ" کی جمع سمجھ لیا۔

۲۔ "اخی بنی سعد بن بکر بن ہوازن" کا ترجمہ "ہوازن بنو سعد کے بھائی" (ص ۱۰۳) کیا ہے۔ ایک مبتدی بھی جانتا ہے کہ ایسے موقعوں پر "اخ" سے مراد بھائی نہیں ہوتا بلکہ قبیلہ کی جانب نسبت مقصود ہوتی ہے۔

۳۔ ہجرت کے بیان میں کتاب کی عبارت ہے:

"خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابوبکر وعامر بن فہیرۃ مولی ابی بکر وعبد اللہ بن أُرقم ــ ویقال اُرقط ویقال اُریقط ــ الدیلی"

خط کشیدہ جملہ ارقم کے بارے میں ہے، ہجرت میں رہنمائی کے لئے عبد اللہ بن ارقم کو ساتھ لیا گیا تھا۔ ان کے باپ ارقم کے نام میں اختلاف ہے بعض "ارقط" اور بعض "اریقط" لکھتے ہیں۔ مترجم نے ان کو چوتھا شخص فرض کر لیا اور ترجمہ کیا:

"(ہجرت میں) آپ کے یار غار حضرت ابوبکر صدیق، اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن ارقم تھے۔ اور بعض روایتوں میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ارقط یا اریقط الدیلی بھی تھے" (ص ۱۰۱)

۴۔ ص ۱۱۱ پر آپ کے رضاعی باپ حارث بن عبد العزی کو آپ کا رضاعی بھائی بنا دیا یہ صحیح ہے کہ متن میں غلطی سے "ابیہ" کے بجائے "ابنہ" چھپا ہے لیکن سیرت کے طالب علم سے

اس غلطی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

۵۔ حضرت عبید اللہ بن عباس یمن میں حضرت علی کے گورنر تھے۔ امیر معاویہ نے ان کی غیر موجودگی میں بسر بن ارطاۃ کو بھیجا۔ بسر نے ان کے دو بچوں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ بچوں کی ماں نے ان کے مرثیہ میں دردناک شعر کہے۔ اصل کتاب کی عبارت ہے:۔

"وأخذ بسر ابنيه فقتلهما وأمهما التي تقول

يا من أحس يا بني الذين هما كالدرتين تشظى عنهما الصدف

یعنی "بسر نے ان کے دونوں بچوں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ اور انھیں بچوں کی ماں کا یہ شعر ہے "ہائے، کسی نے میرے دونوں بچوں کو دیکھا ہے جو دو موتیوں کی طرح تھے ایسے آبدار موتی جو صدف سے تازہ تازہ نکلے ہوں!؟"

اب مترجم کا ترجمہ ملاحظہ ہو: بسر نے ان کے دونوں لڑکوں کو پکڑ کر اور ان کے ساتھ ساتھ ان کی ماں کو قتل کر دیا، ان کی ماں کا شعر ہے:"

یہ واقعہ تاریخ و ادب کی کتابوں میں بہت مشہور ہے۔ فاضل مترجم نے کم از کم یہ تو سوچا ہوتا کہ جب ماں کا قتل بچوں کے ساتھ ہی ہو گیا تو ان کا مرثیہ کب کہا؟

۶۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے ابن قتیبہ لکھتے ہیں۔

"يعتقب النفر البعير الواحد" یعنی چونکہ اونٹ کم تھے اس لئے ایک اونٹ پر متعدد لوگ باری باری سوار ہوتے۔ اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا گیا کہ مسلمانوں کے پاس "صرف ایک اونٹ تھا جس پر ایک جماعت باری باری سوار ہوتی تھی" (ص ۱۳۴) گویا تین سو دس سے اوپر تو لشکر کی تعداد تھی اور ان کے پاس اونٹ صرف ایک تھا؟

۷۔ "ازد السراۃ" کا ترجمہ "ازد کے سرداروں" (ص ۱۱۰) کیا ہے جب کہ "ازد السراۃ" مشہور یمنی قبیلہ ازد کی تین شاخوں میں سے ایک شاخ کا نام ہے۔ دوسری "ازد شنوءۃ" اور "ازد عمان" ہیں۔

۸۔ غزوہ ذی قرد میں "غابہ" کا ترجمہ "جھاڑی" کیا ہے (ص ۱۲۹) جب کہ "غابہ" شام کی جانب مدینہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔

۹۔ حضرت عائشہؓ کے ایک غلام ابوالسائب کے بارے میں لکھا ہے:۔

"ومن موالیہا ابوالسائب، وقد روی عنہ، اسمہ عثمان"

"یعنی حضرت عائشہؓ کے ایک غلام ابوالسائب تھے، ان سے روایت کی گئی ہے۔ ان کا نام عثمان تھا" فاضل مترجم کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔

"دوسرے غلام ابوساثب ہیں، ان سے عثمان نامی ایک صاحب روایت کرتے ہیں" (ص ۱۴۴)

۱۰۔ (ص ۱۱۴) حضرت حفصہؓ کا سن وفات ان کی والدہ زینب بنت مظعون کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔

۱۱۔ "ثلاثمائۃ" (تین سو) کا ترجمہ "آٹھ سو" (ص ۱۲۷) اور "نوبی" (حبشی) کا ترجمہ "سپاہی" (ص ۱۲۶) کیا ہے۔

یہ چند مثالیں بطور "مشتے نمونہ از خروارے" پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مترجم نے پوری کتاب غتربود کر دی ہے۔ ان کتنی غلطیوں کے ہوتے ہوئے موصوف سے یہ توقع کرنا زیادتی ہوگی کہ وہ متن کی تصحیفات وتحریفات یا خود ابن قتیبہ کی ان لغزشوں اور غلطیوں کو درست کریں گے جو اس کتاب میں جا بجا نظر آتی ہیں۔ بہرحال مترجم سے اور خاص طور پر ان بزرگوں سے جن کی سرپرستی ونگرانی میں یہ کام ہوا ہے اور ادارہ کے دوسرے کام بھی ہوں گے عاجزانہ التماس ہے کہ اس ایڈیشن کے جتنے نسخے باقی رہ گئے ہوں انھیں فوراً روک لیں۔ پورے ترجمہ پر محنت سے نظر ثانی کریں۔ ضروری مقامات پر مناسب حواشی لکھیں اور ایک تنقیح شدہ ایڈیشن شائع کریں ورنہ اس سے فائدہ کی جگہ سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

محمد اجمل اصلاحی ندوی

فارم نمبر ۴

رسالہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ

۱۔ اشاعت: علی گڑھ

۲۔ وقفہ اشاعت: سہ ماہی

۳۔ نام پرنٹر، پبلشر، ایڈیٹر: سید جلال الدین عمری

قومیت: ہندوستانی

پتہ: پان والی کوٹھی، دودھپور، علی گڑھ

۴۔ نام وپتہ مالک رسالہ: ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، پان والی کوٹھی، دودھپور، علی گڑھ

میں سید جلال الدین عمری تصدیق کرتا ہوں کہ جو تفصیلات اوپر دی گئی ہیں میرے علم کی حد تک درست ہیں۔

دستخط

سید جلال الدین عمری